یومِ آزادی کے موقع پر پرچم کشائی کی تقریب سے

وزیرِاعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان

سیّد یوسف رضا گیلانی کا

خطاب

(14 اگست، 2010ء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میرے عزیز ہم وطنو!

السلام علیکم!

میں ساری قوم کو چونسٹھویں یومِ آزادی پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ قائدِاعظم محمد علی جناح کی قائدانہ صلاحیتوں، ہمارے بزرگوں کے پختہ ایمان، بہترین نظم اور مکمل اتحاد کی بدولت ہمیں ایک آزاد ملک حاصل ہوا۔ یہ مملکت پُرامن اور جمہوری جدوجہد کے ذریعے قائم ہوئی جس کی تاریخ میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔

عزیز ہم وطنو!

اس دفعہ ہم یومِ آزادی رمضان کے مبارک مہینے میں منا رہے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہمیں آزادی کی نعمت رمضان المبارک کی سب سے باسعادت رات شبِ قدر کو حاصل ہوئی۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ اُس وقت قوم کو ہندوستان سے آنے والے لاکھوں مہاجرین کی دیکھ بھال کا مسئلہ درپیش تھا۔

اور آج غیر معمولی بارشوں اور سیلاب کے نتیجے میں بےگھر ہونے والے لاکھوں متاثرین کی نگہداشت اور بحالی کی آزمائش کا سامنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کرم سے اُس وقت بھی قوم نے حالات کا مقابلہ کیا اور انشاءاللہ اب بھی ہم اس امتحان میں سُرخرو ہوں گے۔

حالیہ سیلابوں سے خیبر پختونخواہ، بلوچستان، پنجاب، سندھ، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان سمیت ملک کے بیشتر حصوں میں بڑی تباہی ہوئی ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ جاں بحق ہوئے۔ لاکھوں لوگ بےگھر ہوئے، اربوں روپے مالیت کی فصلیں، سڑکیں، پل، نظامِ مواصلات اور عمارات کو نقصان پہنچا۔ مصیبت کی اس گھڑی میں ملک کی تمام سیاسی قیادت اور سرکاری ادارے متاثرین سیلاب کی تکالیف کو کم کرنے کے لیے دن رات کوشاں ہیں اور ہم سیلاب سے متاثرہ لوگوں کی مکمل بحالی کے لیے اپنے تمام تر وسائل بروئےکار لا رہے ہیں۔

سیلاب کی تباہ کاریوں سے 1384 افراد جاں بحق اور 1630 زخمی ہوئے۔ ابتدائی اندازے کے مطابق 7,23,950 مکانات کو نقصان پہنچا ہے۔ اس وقت بھی 57 ہیلی کاپٹرز اور 912 کشتیاں سیلاب میں پھنسے ہوئے لوگوں کو محفوظ مقامات تک پہنچانے میں مصروف ہیں۔ اب تک حکومت نے سیلاب میں پھنسے ہوئے تین لاکھ، 98 ہزار 390 افراد کو ہیلی کاپٹرز اور کشتیوں کے ذریعے محفوظ مقامات تک پہنچایا ہے۔

آپ کو معلوم ہے کہ طوفانی بارشوں سے سب سے پہلے تباہی شمالی علاقہ جات، خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں ہوئی۔ اس لیے امدادی سرگرمیوں کا مرکز بھی یہی علاقے رہے۔ لیکن اب کیونکہ یہ سیلابی ریلا پنجاب اور سندھ کی جانب بڑھ چکا ہے۔ اس لیے امدادی سرگرمیوں کا رخ بھی ان علاقوں کی طرف کیا جا رہا ہے۔

اس وقت تک ملک کے تمام صوبوں میں 95,053 خیمے اور ایک لاکھ 80 ہزار 34 خوراک کے پیکٹ تقسیم کیے جا چکے ہیں۔ حکومت متاثرین کو 650 ٹن ادویات مہیا کر چکی ہے۔ اس کے علاوہ آرمی نے 901 ٹن تیار کھانا بھی متاثرین میں تقسیم کیا ہے۔ امدادی کاموں کی نگرانی کے لیے میں نے خود چاروں صوبوں کا دورہ کیا ہے اور متاثرین سے بھی ملا ہوں۔ تاکہ امدادی کاموں کو تیز رفتاری سے چلایا جا سکے۔ میں تمام وفاقی وزراء، ممبرز پارلیمنٹ اور ممبرز صوبائی اسمبلیوں کو ہدایت جاری کر دی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں امدادی سرگرمیوں کی نگرانی کریں۔

یہ حقیقت ہے کہ اتنی بڑی قدرتی آفت کا مقابلہ صرف حکومتی وسائل سے ممکن نہیں۔ اس آزمائش کا مقابلہ پوری قوم نے اسی جذبے سے کرنا ہے۔ جس کا مظاہرہ ہمارے اجداد نے قیام پاکستان کے وقت کیا تھا۔ میں نے متاثرین سے اظہار یکجہتی کے طور پر اس سال 14 اگست کی تمام سرکاری تقریبات کو منسوخ کر دیا ہے۔

اس کے علاوہ تمام سرکاری افطاریوں اور عید کی سرکاری تقریبات پر بھی پابندی عائد کر دی ہے تاکہ تمام حکومتی وسائل کو سیلاب کے متاثرین پر خرچ کیا جا سکے۔ اس سب کاوش کے باوجود ابھی بھی ایسے لوگ ہوں گے جن تک شاید امداد نہ پہنچ سکی ہو۔ کیونکہ اس قدرتی آفت نے اتنے بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے اور اس سے اندازاً 2 کروڑ لوگ متاثر ہوئے ہیں۔ اس لیے حکومت کی تمام تر کوششوں کے باوجود مہیا کی گئی امداد ناکافی نظر آتی ہے۔ میں قوم کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ آپ کی جمہوری حکومت لوگوں کی مکمل بحالی کے لیے کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے گی۔

مجھے مکمل اعتماد ہے کہ ہمارے ملک کا ہر فرد خصوصاً اہل ثروت، سول سوسائٹی اور ہمارے نوجوان متاثرین کی دیکھ بھال اور بحالی کے عمل میں پورے جوش وخروش کے ساتھ شرکت کریں گے۔ اس موقع پر میں ایسے تمام افراد اور اداروں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے وزیراعظم فلڈ ریلیف فنڈ میں دل کھول کر عطیات دے۔

میری بہنو اور بھائیو!

آپ کو یاد ہے کہ مارچ 2008ء میں جب ہم نے اس ملک کی باگ ڈور سنبھالی تو ملک گھمبیر اقتصادی بحران کا شکار تھا۔ اشیاء ضرورت خصوصاً گندم اور آٹے کی شدید قلت تھی۔ توانائی کے بحران سے صنعت کا پہیہ رُک چکا تھا۔ بے روزگاری عروج پر تھی۔ افراط زر روز بروز بڑھ رہا تھا۔ روپے کی بیرون ملک منتقلی نے حالات کو مزید پیچیدہ بنا دیا تھا۔ رہی سہی کسر عالمی منڈی میں پٹرول کی آسمان سے چھوتی ہوئی قیمتوں اور عالمی کساد بازاری نے پوری کر دی تھی۔

اُس وقت سیاسی حالات بھی انتہائی پریشان کن تھے۔ سیاسی جماعتیں انتشار کا شکار تھیں۔ باہمی شکوک وشبہات کی وجہ سے ملک کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لیے کسی متفقہ سیاسی لائحہ عمل کا فقدان تھا۔

صوبائی کشمکش اور اداروں کے تصادم نے ملک کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ پاکستان عالمی سطح پر تنہائی کا شکار تھا۔ اور ہمارے دشمن پاکستان کو ایک ناکام ریاست ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

اس صورتحال میں پاکستان پیپلز پارٹی نے اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر اس ملک کو بحران سے نکالنے کا بیڑا اُٹھایا۔ اور پچھلے ڈھائی سال کے مختصر عرصے میں وہ اقدامات کیے جن کی مثال پاکستان کی تاریخ میں اس سے پہلے نہیں ملتی۔

عزیز ہم وطنو!

انتہائی پیچیدہ اور گھمبیر مسائل کا حل باہمی اتفاق اور اتحاد سے نکالنا جمہوریت کا خاصہ ہے۔ جمہوری مزاج عوامی سوچ اور اجتماعی شراکت کا آئینہ دار ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ وفاق ایک ایسے سیاسی ڈھانچے پر ترتیب پاتا ہے جس کی مضبوطی اور پائیداری کے لیے صوبوں کی رائے کا احترام بنیادی تقاضا ہے۔

آپ کی جمہوری حکومت کی یہ سوچ ہے کہ وفاق کو مضبوط بنانے کے لیے صوبوں کی مضبوطی اور ان کے دیرینہ مسائل کا حل بہت ضروری ہے۔ صوبوں کے درمیان معاملات کا پائیدار حل باہمی رضامندی ہی کے ذریعے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

اوپر سے مسلط کی گئی پالیسی معاملات کو وقتی طور پر تو چلا سکتی ہے مگر مسائل کا مستقل حل نہیں دے سکتی۔ وفاقی حکومت کا کردار صرف صوبوں کی راہنمائی اور مدد کرنا ہے تاکہ وہ بہتر طریقے سے اپنے صوبے کے عوام کی خدمت کر سکیں۔

ساتواں مالیاتی کمیشن ایوارڈ اسی افہام وتفہیم کی سیاست اور بین الصوبائی اتفاق کا مظہر ہے۔ اس ایوارڈ کے ذریعے ملکی آمدنی کا بڑا حصہ صوبوں کو دیا گیا ہے۔ چنانچہ اس سال کے بجٹ میں ہر صوبے کو پہلی دفعہ کثیر رقم دی گئی ہے تاکہ وہ اپنے صوبے کے لوگوں کے معاشی مسائل کو حل کریں اور ان کی فلاح وبہبود پر توجہ دیں۔

کسی بھی ملک کا نظم ونسق درست کیے بغیر مسائل کا حل ممکن نہیں ہے۔ ترقی یافتہ اور خوشحال اقوام کے تجربے سے یہ پہلو واضح ہو جاتا ہے کہ قواعد اور ضوابط اور اداروں کا آئین کے دائرے میں رہ کر کام کرنا ترقی کی جانب پہلا قدم ہے۔ اس سمت میں تاریخی قدم 18 ویں ترمیم کی منظوری ہے۔ جسے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے مکمل اتفاق رائے سے منظور کیا۔ 1973ء کے آئین کی روح کے مطابق پارلیمنٹ کی بالادستی قائم ہو چکی ہے۔

اب پارلیمنٹ کے ارکان کا فرض ہے کہ آئین کے مطابق ہر شعبہ زندگی کی ترقی اور ترویج کے لیے ایسے قوانین بنائیں جس سے نظام زندگی بغیر کسی روکاوٹ کے چلتا رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ کے علم میں ہے کہ پچھلے تین چار سالوں سے عالمی معیشت تاریخ کے بدترین بحران سے گزر رہی ہے امریکہ، فرانس اور جاپان کی معیشتیں شدید مشکلات کا سامنا کر رہی ہیں۔ اس عالمی کساد بازاری کا ہماری معیشت پر بھی منفی اثر پڑا ہے۔ ملک میں ہونے والی دہشت گردی کی لہر اور سیلاب کی تباہ کاریوں نے ہماری مشکلات میں مزید اضافہ کیا ہے۔ جب ہم نے ملک کا انتظام سنبھالا، اس وقت افراطِ زر 25 فیصد کی سطح پر تھا اور سالانہ ترقی کی رفتار صرف 1.2 فیصد تھی۔ ان حالات میں ہمیں کئی ناگزیر اور مشکل اقتصادی فیصلے کرنے پڑے۔

اس صورت حال سے نبٹنے کے لیے ہم نے دوست ملکوں کے تعاون سے Friends of Democratic Pakistan کا فورم بنایا۔ لیکن جب دوست ممالک کی طرف سے اعلان کردہ امداد میں تاخیر ہوئی۔ تو ہمیں مجبوراً IMF سے رجوع کرنا پڑا۔ تاکہ ملک کی بگڑتی ہوئی معیشت کو سنبھالا دیا جا سکے۔ اب اللہ کا شکر ہے کہ ہم نے دوررس معاشی اصلاحات اور سرکاری اخراجات میں کمی کر کے ملکی اقتصادی حالت کو استحکام کی طرف لے آئے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ مگر آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ سالوں کی غفلت کا دنوں میں ازالہ ممکن نہیں۔

اس سال ہماری ترقی کی شرح 4.1 فیصد تک پہنچ گئی ہے غیرملکی زرمبادلہ کے ذخائر 16۔ ارب ڈالر کی حد تک بڑھ گئے ہیں۔ بنکوں کے نظام میں اصلاح سے بیرون ملک پاکستانیوں کی طرف سے بھیجے جانے والی رقوم 8.5 ارب ڈالر سے تجاوز کر چکی ہیں۔ صنعتی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

خواتین وحضرات!

جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ عالمی حالات، دہشت گردی کے خلاف جنگ اور حالیہ سیلابوں کی تباہ کاری کی وجہ سے ملک ابھی مشکل دور سے مکمل طور پر باہر نہیں نکلا۔ اس بنا پر میں نے وزیراعظم سیکریٹیریٹ اور ایوان صدر کے اخراجات کو پچھلے سال کی حد پر منجمد کر دیا ہے۔ اپنی کابینہ کے وزراء کی تنخواہوں میں کمی کی ہے۔ ماسوائے ناگزیر، دیگر تمام سرکاری بیرونی دوروں پر پابندی عائد کر دی ہے۔

میں نے تمام محکموں کو کفائیت شعاری کا حکم دیا ہے۔ اور وزارت خزانہ کو کہا ہے کہ وہ تمام غیرضروری اخراجات پر پابندی عائد کر دیں۔ میں نے صوبائی حکومتوں سے بھی درخواست کی ہے کہ وہ بھی سادگی اور کفائیت شعاری کو اپنائیں۔ وزارت خزانہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ جن ترقیاتی منصوبوں پر 50 فیصد

سے زیادہ رقم خرچ ہو چکی ہے ان کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے تاکہ ان کے فوائد عوام تک پہنچ سکیں۔ آپ کی جمہوری حکومت نے پسماندہ علاقوں میں ترقیاتی منصوبوں کو ترجیحی بنیادوں پر شروع کروا رکھا ہے۔ بلوچستان کے دیرینہ احساس محرومی کو دور کرنے کے لیے آغاز حقوق بلوچستان منصوبہ شروع کیا ہے۔

اس سال بلوچستان کو سالانہ بجٹ میں پچھلے سال کے مقابلے میں دوگنا سے بھی زیادہ رقم مہیا کی گئی ہے۔ گلگت بلتستان میں بھی سیاسی اور انتظامی اصلاحات کی گئی ہیں۔ ہم نے تہیہ کر رکھا ہے کہ حکومت قبائلی علاقوں میں بھی دہشت گردی کی جنگ ختم ہونے کے ساتھ ہی بڑے پیمانے پر سیاسی اصلاحات اور ترقیاتی منصوبے شروع کرے گی۔

موقع کی مناسبت سے میں عوام سے بھی چند گزارشات کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ملکی معیشت کو سنبھالا دینے کے لیے صرف حکومتی اقدامات کافی نہیں بلکہ عوامی تعاون بھی ناگزیر ہے۔ ملک کو توانائی کی کمی کا سامنا ہے ہمیں پیٹرولیم کی ضروریات پوری کرنے کے لیے کثیر زرمبادلہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔

توانائی کے بحران کا مسئلہ حل کرنے کے لیے ہم نے انرجی کانفرنس کا اہتمام کیا تھا۔ جس میں تمام صوبائی حکومتوں کے علاوہ وزارت بجلی و پانی اور دیگر Stakeholder کو بھی مدعو کیا گیا۔

اس کانفرنس میں توانائی کی کمی کو مستقل بنیادوں پر حل کرنے کے لیے چھوٹی، درمیانی اور لمبی مدت کے لئے منصوبہ بندی کی گئی۔ کانفرنس میں کیے گئے فیصلوں پر عمل سے 1500 میگاواٹ کی فوری بچت ہوئی۔ آپکی جمہوری حکومت نے اس وقت تک بجلی کی پیداوار میں 1708 میگاواٹ کا اضافہ کیا ہے دسمبر 2010ء تک مزید 2795 میگاواٹ کے منصوبے مکمل ہو جائیں گے۔ جس سے بڑی حد تک بجلی کی کھپت اور پیداوار میں توازن آ جائے گا۔ ہماری کوشش ہے کہ 2020ء تک ملکی وسائل پر مبنی کم از کم 20,000 میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے لیے پروجیکٹ مکمل کیے جائیں۔

اس ضمن میں کونسل آف کامن انٹرسٹ (Council Of Common Interest) نے دیامیر بھاشا ڈیم کے منصوبے کی منظوری دے دی ہے اور جلد ہی اس منصوبے پر کام شروع ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ تھر کول کے منصوبے پر بھی کام ہو رہا ہے مجھے امید ہے کہ ان تمام منصوبوں کی تکمیل کے بعد لمبے عرصے کے لیے پاکستان میں توانائی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

میری عوام سے درخواست ہے کہ وہ توانائی کی بچت میں حکومتی اقدامات کا بھرپور ساتھ دیں۔ تاکہ ہم اپنے صنعتی اور کاروباری اداروں کی توانائی کی ضروریات کو آسانی سے پورا کر سکیں۔

خواتین و حضرات!

معاشی مقابلے کے اس دور میں میں مزدور کے کردار کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان پیپلز پارٹی ہمیشہ سے مزدوروں کے حقوق کی علمبردار رہی ہے۔ چنانچہ ہم نے مزدوروں کی کم سے کم اجرت 6000 روپے سے بڑھا کر 7000 روپے کر دی ہے۔ اس کے علاوہ پبلک سیکٹر کی کارپوریشنز میں کارکنوں کو 12 فیصد مالکانہ حقوق دے کر انکو حصہ دار بنا دیا ہے اسی طرح ہم نے عدلیہ، فوج، قانون نافذ کرنے والے دیگر اداروں اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔ تاکہ متوسط اور کم آمدنی والے افراد کی معاشی حالت کو بہتر بنایا جا سکے۔

خواتین و حضرات!

ملکی تاریخ میں پہلی دفعہ معاشرے کے نادار لوگوں کیلئے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے نام سے ایک سکیم شروع کی گئی ہے۔ اس سکیم کے تحت پچھلے سال 46 ارب روپے نادار اور بیواؤں کو دیے گئے۔ اس سال کے بجٹ میں 40 لاکھ غریب خاندانوں کی مدد کے لیے 50 ارب روپے مختص کیے ہیں۔ حکومت نے ان افراد کو مستقل بنیادوں پر اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے وسیلہ حق سکیم کا آغاز کیا ہے۔ اس سکیم کے مطابق ہر غریب خاندان کے ایک فرد کو حکومت NEVTEC کے اداروں میں ہنر سکھائے گی۔ تاکہ ان کو ملک کے اندر یا باہر کوئی ملازمت مل سکے۔ اور وہ خود اپنے خاندان کی کفالت کے قابل ہو جائیں۔ اس کے علاوہ ایسے یتیم اور بے سہارا بچے جن کے ماں اور باپ اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہوں ان کے لیے پاکستان سویٹ ہوم بنانے کی سکیم شروع

کی گئی ہے۔

اس سلسلے میں ملک کے تمام شہروں میں 150 سویٹ ہومز سنٹر تعمیر کیے جائیں گے۔ اس وقت تک پاکستان بیت المال نے مختلف شہروں میں 15 سویٹ ہومز سنٹر تعمیر کیے ہیں اور ان سنٹرز میں لائے گئے بچوں کو شہروں کے بہترین سکولوں میں تعلیم دلوائی جا رہی ہے۔ اور ان کی رہائش اور خوراک کا مناسب بندوبست کیا گیا ہے۔ مجھے اس بات پر خوشی ہے کہ حکومت کے اچھے انتظامات کو دیکھتے ہوئے کئی مخیر افراد نے بھی اس کارِ خیر میں دستِ تعاون بڑھایا ہے۔

اسی طرح ہم دیہاتوں کے بے روزگار نوجوانوں کے لیے بھی روزگار مہم شروع کر رہے ہیں۔ ابتداء میں یہ سکیم ملک کی 120 یونین کونسل میں شروع کی جا رہی ہے۔ اس تجربے کی کامیابی کے بعد اس سکیم کو ملک کے دیگر علاقوں تک پھیلا دیا جائے گا۔

میری بہنو اور بھائیو!

میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ خواتین اور اقلیتیں میرا حلقہ انتخاب ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو شہید نے بیجنگ میں خواتین کی چوتھی کانفرنس کے موقع پر فرمایا تھا کہ "خواتین کے ساتھ ناانصافی اس وقت کم ہونا شروع ہوتی ہے جب انھیں تعلیم اور روزگار مہیا ہو جائے"۔ کسی بھی ملک کی ترقی اور خوشحالی کا دارومدار مساویانہ شہری حقوق کی فراہمی پر ہوتا ہے۔ اگر کسی ملک کی آدھی آبادی بنیادی حقوق سے محروم ہو تو پھر ملک کس طرح ترقی کر سکتا ہے۔ آپ کی جمہوری حکومت خواتین کو برابر کے حقوق دلانے کے لیے کوشاں ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ مستقبل قریب میں ہماری خواتین ہر شعبہ زندگی میں اہم کردار ادا کریں گی۔

خواتین کے معاشی، سماجی اور سیاسی مقام کو معاشرے میں بلند کرنے کے لیے حکومت نے کئی اہم اقدامات کیے ہیں۔ کام کرنے والی خواتین کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے قانون سازی کی گئی ہے اس کے علاوہ وفاقی اداروں میں خواتین کے کوٹے میں 5 سے 10 فیصد اضافہ اور دیہی علاقوں میں بیواؤں کو سرکاری زمین کی الاٹمنٹ جیسے اقدامات شامل ہیں۔

خواتین و حضرات!

افرادی قوت ہمارے ملک کی سب سے بڑی دولت ہے لیکن تعلیم اور صحت کی سہولتوں کی کمی اس سرمایہ سے بھرپور فائدہ اُٹھانے میں رکاوٹ ہے۔ ہماری حکومت کی بھرپور کوشش ہے کہ ہماری بچیوں اور بچوں کو تعلیم کے یکساں مواقع میسر ہوں۔ ہمارا منصوبہ ہے کہ 2020 تک ہر شخص کو تعلیم کی سہولت میسر آجائے۔ اگرچہ 18ویں ترمیم اور این ایف سی ایوارڈ کے بعد ان دونوں شعبوں کی ذمہ داری صوبائی حکومتوں پر آگئی ہے۔ تاہم وفاقی سطح پر اس سال تعلیم کے لیے پچپن (55) ارب سے زیادہ کی رقم مختص کی گئی ہے۔

خواتین و حضرات!

زراعت ہماری معیشت کا ایک اہم شعبہ ہے۔ صنعتی ترقی کے باوجود اس وقت بھی 48 فیصد روزگار زراعت کا شعبہ مہیا کر رہا ہے۔ اور 70 فیصد سے زیادہ برآمدات سے آمدنی کا ذریعہ زراعت ہی ہے۔ آپ کی جمہوری حکومت نے عنانِ اقتدار سنبھالتے ہی کسانوں کی بہتری کے لیے کئی اقدامات اٹھائے۔ ان میں زرعی پیداوار کی قیمت خرید میں اضافہ، بے نظیر ٹریکٹر سکیم، مصنوعی کھاد کی تقسیم کے نظام میں بہتری اور زرعی ٹیوب ویلوں کو صنعتی شعبے کی طرح ترجیحی بنیادوں پر بجلی کی ترسیل شامل ہیں۔

خواتین و حضرات!

جمہوری معاشروں میں میڈیا کا کردار بہت اہم ہوتا ہے دیگر ریاستی اداروں کی طرح ہمارے ملک کا میڈیا بھی transitional دور سے گزر رہا ہے۔ بعض لوگوں کو میڈیا کے رویے سے شکایات بھی ہوتی ہیں۔ بلاشبہ اظہار رائے اور اظہار جذبات میں دوسروں کے احساسات کا خیال رکھا جائے تو اس سے معاشرے میں بہتری پیدا ہوتی ہے۔ ہماری حکومت قومی ترقی اور استحکام کے لیے میڈیا کی تنقید اور راہنمائی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ ہم میڈیا پر کسی قسم کی پابندی کے قائل نہیں۔

خواتین وحضرات!

ہماری خارجہ پالیسی کا مرکزی نقطہ علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر پاکستان کے مفادات کا تحفظ اور فروغ ہے۔ جمہوری پاکستان تمام بین الاقوامی ایوانوں میں اپنا موثر کردار ادا کر رہا ہے۔ عالمی امن کے قیام میں ہمارے ملک کا کلیدی کردار ہے۔

چین کے ساتھ دوستانہ تعلقات ہماری خارجہ پالیسی کا اہم ستون ہیں پاکستان کے چین کے ساتھ تعلقات انتہائی مستحکم اور وسیع بنیادوں پر استوار ہیں۔ اس وقت چین تعلیم، ذرائع آمدورفت کی تعمیر، کان کنی، ذرائع مواصلات، دفاع اور سیاحت کے شعبوں میں ہمارے ساتھ تعاون کر رہا ہے۔

پاکستان امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ ان دوطرفہ تعلقات کو وسیع اور پائیدار بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے دونوں ممالک نے Strategic Dialogue کا سلسلہ جاری ہے۔ امریکہ کے ساتھ توانائی کے شعبے سمیت دیگر کئی شعبوں میں تعاون پر بات چیت مثبت انداز میں آگے بڑھ رہی ہے۔

پاکستان تمام ممالک کے ساتھ برابری اور باہمی احترام پر مبنی تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے۔ ہم بھارت کے ساتھ تمام تنازعات کو مذاکرات سے حل کرنا چاہتے ہیں۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان سب بڑا تنازعہ جموں وکشمیر کا مسئلہ ہے۔ ہم بھارت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو فوری طور پر روکے اور اس اہم مسئلے کو حل کرنے کے لئے مذاکرات کے عمل کو سنجیدگی سے آگے بڑھائے۔

پاکستان کے تمام اسلامی ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات ہیں۔ ہم ان تعلقات کو مزید بہتر بنانے کی پالیسی پر گامزن ہیں۔ اس کے علاوہ حکومت پاکستان دیگر ممالک کے ساتھ بھی تجارتی روابط کو بہتر بنا رہی ہے جس سے ہمیں اپنی معیشت کو مستحکم کرنے میں مدد ملے گی۔

On the occasion of our 64th Independence Day, I would like to apprise the world community that Pakistan's economy has suffered colossal losses due to relentless war against terrorism since last decade.

Unfortunately, the recent unprecedented torrential rains and devastating floods have made more than 20 million people homeless, destroyed standing crops and food storages worth billions of dollars, washed away bridges, roads, communication and energy networks.

Therefore, relief activities can only be carried out by helicopters, boats and hovercrafts. Due to very hot and humid weather, outbreak of epidemics is a serious threat which can further compound the already grave situation. As the world community is well aware that the scale of destruction on account of these floods is much bigger than the Tsunami devastation. I appeal to the world community to extend a helping hand to fight the affects of this calamity.

On this occasion I will also briefly elaborate the main contours of our foreign policy.

The democratic government's foreign policy is reflective of our national aspirations for peace and stability in our country, our neighbourhood, in our region and in the world. With all our friends in the international community, we seek to develop partnerships of mutual benefit that will help Pakistan its latent potential.
Pakistan continues to stand tall and firm against the forces of terrorism and extremism. No nation has sacrificed more, or achieved more in this struggle. Nor perhaps is any nation as united, or as resolute as Pakistan. Our efforts and achievements speak for themselves.
It is our reasonable expectation that the world would stand by us in word and in

deed.

Pakistan's all weather friendship with China is the corner-stone of our foreign policy.Intensive leadership level engagement has yielded positive results. We deeply appreciate Chinese assistance for our economic development and security.

Pakistan seeks to strengthen ties with the US based on mutual trust, mutual respect and mutual interest. I am happy to note that Pakistan-US Strategic Dialogue has been upgraded and expanded.

This is a manifestation of our common desire to develop a long-term, broad based and people-centric partnership. Since the advent of democracy, relations with the European Union and key European States have developed along an upward trajectory.

To offset losses to our economy, Pakistan has sought greater access to European markets. We remain hopeful of a positive of our efforts.

Pakistan and Afghanistan face a common set of challenges and we have legitimate stakes in Afghanistan's peace, stability and development. We will continue to support an Afghan-led process of reconciliation and reintegration.

We attach importance to our bilateral relations with Iran, Islamic and Arab States and Central Asian countries.

In pursuance of our objective of a peaceful and stable neighbourhood, and for resolving outstanding disputes with India, we firmly believe that dialogue is the only way forward.

For lasting peace and stability in South Asia, Pakistan has and will continue to advocate a Strategic Restraint regime.

The resilient Pakistani nation is determined to convert all challenges into opportunities. Today, we are marching ahead confident of success and the realization of our rightful destiny as a peaceful and prosperous state.

میرے عزیز ہم وطنو!

آزادی سے لے کر آج تک ہماری قوم نے ہر آزمائش کا مقابلہ انتہائی صبر و استقلال سے کیا ہے۔ اور ہر آزمائش کے بعد ہماری قوم پہلے سے زیادہ پُراعتماد بن کر اُبھری۔ مجھے اپنی قوم کی ہمت اور حوصلے پر فخر ہے۔ میرا پختہ یقین ہے کہ ہماری قوم موجودہ آزمائش کا بھی جوانمردی سے مقابلہ کرے گی۔ اور ہر امتحان میں کامیاب ہوگی۔ ہم انشا اللہ! عوام کے تعاون سے موجودہ مشکلات پر جلد قابو پا لیں گے۔

ہماری منزل جمہوری، ترقی یافتہ اور خوشحال پاکستان ہے۔ ایسا پاکستان جو قائداعظم محمد علی جناح اور علامہ اقبال کے خوابوں کی تعبیر ہو۔ جہاں امن ہو۔ ہر کسی کو برابر کے حقوق حاصل ہوں۔ ہر فرد کم از کم بنیادی تعلیم سے آراستہ ہو۔ ہر کسی کو علاج معالجے کی سہولت میسر ہو۔ سب کے پاس روٹی، کپڑا اور مکان ہو۔ مفلسی اور نا داری قصہ پارینہ بن جائے۔ یہ اس منزل کے خدوخال ہیں جس کی طرف آپ کی جمہوری حکومت گامزن ہے۔

میں تقریر کا اختتام قائداعظم محمد علی جناح کے ان الفاظ سے کرتا ہوں "آئیں! مل کر اپنی عظیم قوم کی تعمیر نو کریں۔ یہ سب کچھ ہمارے بس میں ہے۔ بلاشبہ ہمارے اندر صلاحیت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو لاتعداد وسائل اور صلاحیتوں سے نوازا ہے، رب کریم نے ہمیں قدرتی وسائل سے مالا مال کر رکھا ہے۔ اب یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس سے کتنا فائدہ اٹھاتے ہیں۔" اس ملک کی تقدیر آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آئیں! بحیثیت قوم آگے بڑھیں اور ملک کی تقدیر بدل ڈالیں۔

رب کریم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ملک و قوم کی خدمت کرنے کی طاقت اور ہمت دے اور ہر مشکل کا سامنا کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے (آمین)۔

پاکستان پائندہ باد!

☆☆☆